10 دسمبر 2013ء

اطلاعاتی تحفظ کے لیے نئے قوانین کی ضرورت ہے: ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر جناب اشرف محمود وتھرا نے کہا ہے کہ اختراعی بینکاری طریقوں نے صارف کی نجی زندگی، اطلاعاتی تحفظ اور ادائیگی تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے نئے قوانین اور ضوابط متعارف کرانے کی ضرورت بڑھادی ہے۔ وہ بین الاقوامی کانفرنس برائے اطلاعاتی تحفظ انفوسیک 2013ء سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں دو ارب سے زائد بالغ افراد کو باضابطہ یا نیم باضابطہ مالی خدمات تک رسائی حاصل نہیں۔ ''وہ اس دنیا میں، جہاں مالی خدمات تک رسائی کا مطلب بقا اور خوشحالی کے مابین فرق ہوسکتا ہے، مالی طور پر محروم ہیں۔ مالی خدمات کی فراہمی کے اختراعی طریقوں کا غریب گھرانوں پر انقلابی اثر مرتب ہوسکتا ہے۔ ساتھ ہی موبائل فون رکھنے والے ایک ارب افراد کے پاس ایک بنیادی بینک کھاتہ تک موجود نہیں۔''

ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کے مطابق مالی محرومی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال کا یہ موزوں وقت ہے۔ ''تکنیکی اختراعی تبدیلیوں سے لاگت اور رسائی کی مساوات تبدیل ہوتی ہے، اور مالی خدمات فراہم کرنے والوں کے لیے، جو اکثر شراکت داری میں ہوتے ہیں، معاشی طور پر ممکن ہوجاتا ہے کہ زیادہ مصنوعات وخدمات غریبوں تک پہنچا سکیں۔''

جناب وتھرا نے کہا کہ پاکستان میں بینکاری نظام کی رسائی اہم تبدیلی کے باوجود محدود ہے۔ 185 ملین کی آبادی میں صرف 32 ملین ڈپازٹ اکاؤنٹس اور 6 ملین قرض لینے والے ہیں۔ دوسری طرف موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد تمام معاشی اور جغرافیائی گروپوں میں 130 ملین سے تجاوز کرچکی ہے۔''

انہوں نے کہا کہ مالی پسماندگی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک فراہمی کے متبادل ذرائع کو فروغ دے رہا ہے جن میں ٹیکنالوجی اور ایجنٹوں کے نیٹ ورک کو ترقی دینا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ارتقا کے ساتھ اجتماعی طور پر خطرات سے نمٹنے کے لیے مستقل کوششیں کرنا پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہمیت اختیار کرگیا ہے اور دنیا بھر کے مالی اداروں کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ انہیں صارفی اعداد وشمار اور لین دین کے ساتھ ساتھ اپنے اطلاعاتی نظام کے اثاثوں کی حفاظت کے لیے سرگرمی سے کام کرنا ہوگا۔

وتھرا کے مطابق موبائل بینکاری ممکنہ عملی خطرات کی بلند سطح کو جنم دیتی ہے جبکہ ای بینکاری کو استعمال کرتے وقت صارفین کے لیے سب سے بڑا خدشہ سیکورٹی ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران ترقی پذیر ممالک نے ناقابل یقین رفتار کے ساتھ ٹیکنالوجی (خصوصاً، مواصلاتی نظاموں سیلولر/ موبائل سسٹمز) کو اختیار کیا ہے۔ شارٹ میسج سروس (ایس ایم ایس) جیسے نئے ذرائع، ان اسٹرکچرڈ سپلیمنٹری سروس ڈیٹا (یو ایس ایس ڈی)، وائرلیس ایپلی کیشن پروٹوکول (ڈبلیو اے پی) اور ایس آئی ایم ایپلی کیشن ٹول کٹ (ایس اے ٹی) کو مالی لین دین کرنے اور صارفین کو داخلی لحاظ سے اہم اور رازدارانہ تفصیلات منتقل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کیا جارہا ہے۔ لیکن وائرلیس کمیونیکیشن کے معیارات ابھی تشکیل پا رہے ہیں، جس کی وجہ سے موجودہ وائرلیس مصنوعات کے پھیلاؤ کے متعلق خاصی غیر یقینی کیفیت پائی جاتی ہے۔ آج مالی اداروں کو وائرلیس ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاریوں میں لاگت کی اثر انگیزی کی تیاری اور اس کی جانچ یا کسی خاص وائرلیس حل، وینڈر یا تھرڈ پارٹی سروس پروائیڈر کے ادارے کا فیصلہ کرنے کے حوالے سے متعلق پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ضروری مستعدی (due diligence) دکھانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے موبائل مالی خدمات میں ٹیکنالوجی کے خطرے سے نمٹنے کے حوالے سے پانچ کلیدی اصولوں کا ذکر کیا: رازداری، دیانت داری، دستیابی، توثیق اور عدم استرداد (Non-repudiation)۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اصول ہمارے برانچ لیس بینکاری کے ضوابطی فریم ورک میں شامل ہیں۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر علاقوں میں موبائل فون عام ہونے کی وجہ سے سیلولر نیٹ ورکس نے برانچ لیس بینکاری کو ابلاغ کا ترجیحی ذریعہ بنالیا ہے۔ ''کسی بھی مالی خدمت کی طرح لین دین کی سیکورٹی کو یقینی بنانا بے پناہ اہم ہے۔''

☆☆☆